بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۷۲/۳۷ آتوار ۱۱ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ ۲۱ ظہور ۱۳۶۲ ہش ۲۱ اگست ۱۹۸۳ء نمبر ۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲۰ ظہور / اگست۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت ٹانگوں میں زیادہ درد کی وجہ سے ناساز ہے۔
احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت یابی عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین۔

ربوہ ۱۹ ظہور / اگست: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرمایا۔
تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے آیات قرآنی مریم ۲ تا ۱۰ کے حوالے سے دعا کی اہمیت اور فلسفے پر روشنی ڈالی اور دعا کے لیے ایک خاص جذب اور توجہ کی کیفیت پیدا ہونے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔
حضور نے فرمایا یہ تمہید میں نے اس لیے باندھی ہے کہ احباب جماعت کو اپنے دورۂ ممالک بیرون کے لیے دعاؤں کی تحریک کروں کیونکہ پچھلے دورے کا یہ تجربہ ہے کہ احباب جماعت کی دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل فرمایا۔ حضور نے جماعت کو خوشخبری دی کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آسٹریلیا کے براعظم میں بھی جماعت احمدیہ کا مشن اور مسجد تعمیر کرنے کے سامان ہو رہے ہیں۔ اس دورہ میں انشاء اللہ اس کی بنیاد رکھی جائے گی اس طرح دنیا کے سارے براعظموں

باقی صفحہ ۲ پر

جماعت ہائے احمدیہ بیرون پاکستان میں غیر معمولی بیداری

جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ کا چندہ تحریک جدید 8 گنا ہو گیا

یہ اللہ تعالیٰ کا محض فضل و احسان ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ بیرونِ پاکستان میں گذشتہ سال خاص بیداری پیدا ہوئی ہے مثال کے طور پر جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ کی ۳۰ جون ۱۹۸۳ء کو ختم ہونیوالے مالی سال کی رپورٹ کے مطابق لازمی چندہ جات کی وصولی گذشتہ سال سے ۱,۴۰۰ ٹرینیڈاڈ ڈالر زیادہ ہوئی ہے اور بارہ فیصد اضافہ ہے۔ اور چندہ تحریک جدید کی وصولی گذشتہ سال سے ۲,۹۸۶ ٹرینیڈاڈ ڈالر زیادہ ہوئی ہے۔ اسطرح وصولی چندہ تحریک جدید میں آٹھ گنا اضافہ ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ امیر و مبلغ انچارج مکرم محمد حنیف یعقوب صاحب اور انکے رفقاء کار جملہ عہدیداران اور مخلصین جماعت ٹرینیڈاڈ احباب کی خصوصی دعا کے مستحق ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ انکی قربانیوں کو قبول فرمائے، انکی توفیق خدمت و قربانی کو بڑھاتا چلا جائے۔ انکی جملہ مشکلات کو دور فرمائے اور یہ اپنے مولیٰ سے راضی رہیں اور وہ ان پر راضی ہو۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید۔ ربوہ)

ایک احمدی سائنسدان خاتون کا اعزاز

عزیزہ مکرمہ امۃ المجیب صاحبہ بنت چوہدری اکرام اللہ صاحب (ملتان) جنہیں اکتوبر ۱۹۸۲ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈاکٹر آف فلاسفی کی ڈگری حاصل کرنے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے موقع پر طلائی تمغہ عطا فرمایا تھا۔ اب تک مختلف بین الاقوامی کانفرنسوں میں اپنے تحقیقی مقالہ جات پڑھ چکی ہیں۔ ان کی تحقیق کا میدان "CRITICAL PROPERTIES OF DISORDERED SYSTEMS" ہے۔ حال ہی میں عزیزہ موصوفہ نے برازیل کی یونیورسٹی بمقام RIO DE JANEIRO کے ایک سینئر پروفیسر کے ساتھ مل کر کامیاب تحقیق کی ہے اور پروفیسر مذکور کے ایک مقالہ BREAK - COLLAPSE METHOD FOR RESISTOR NETWORK کیلئے اپنی تحقیق کے نتائج سے پروفیسر صاحب کو مطلع کیا۔ پروفیسر صاحب کا مقالہ بجلی کے ایصال کیلئے مزاحمتوں کے مجموعی عمل کو حسابی شکل میں بدلنے کے لئے موجودہ مشہور طریق بذریعہ KIRCHHOFFIS LAWS کے بغیر ہی مزاحمتوں میں بجلی کے ایصال کے مجموعی عمل کو آسانی سے شمار کر لیتا ہے۔ اس تحقیق کے لئے مکرمہ امۃ المجیب صاحبہ کی معلومات اسقدر مفید ثابت ہوئیں کہ انہوں نے اپنے مقالہ میں عزیزہ کے مقالہ جات کا حوالہ بھی دیا ہے اور ممنونیت کا اظہار کیا ہے۔ اس مقالہ کے مصنف تین نامور سائنسدان ہیں۔ ایک برازیل کے PROFESSOR C.TSALLIS ہیں۔ دوسرے اٹلی کی NAPLES یونیورسٹی کے PROF. A CONIGLIO اور تیسرے امریکہ کی مشہور بوسٹن یونیورسٹی کے PROF. S. REDNER ہیں۔
احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ موصوفہ کیلئے یہ اعزاز مزید کامرانیوں اور خیر و برکت کا پیش خیمہ ثابت کرے۔ علمی لحاظ سے اعلیٰ سے اعلیٰ کامیابیاں عطا کرے۔ آمین۔

جاپان میں جلسہ یوم خلافت

جاپان سے مکرم مرزا ظفر احمد صاحب سیکرٹری تربیت جماعت احمدیہ اطلاع دیتے ہیں کہ:۔
اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جاپان کو ستائیس مئی بروز جمعہ جلسہ یوم خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ مکرم و محترم امیر صاحب کی زیر صدارت مشن ہاؤس ٹوکیو میں ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ مرزا ظفر احمد صاحب نے خلافت کی اہمیت اور ضرورت (قرآن مجید، احادیث اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں) بیان کی بعدہٗ مکرم سید سجاد احمد نے مقام خلافت و خلفائے احمدیت کے الفاظ میں بیان کیا۔ مرکزی مبلغ مکرم مغفور احمد صاحب منیب نے "خلافت کی برکات" کے عنوان پر تقریر کی۔
آخر میں مکرم و محترم عطاء المجیب صاحب راشد امیر و مبلغ انچارج نے آداب خلافت کے سلسلہ میں جماعت کی ذمہ داریوں پر تقریر کی۔ اجتماعی دعا پر یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(مرسلہ وکالت تبشیر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۱ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

۲۱ ظہور ۱۳۶۲ ہش

غلبۂ اسلام کا آسمانی حربہ

اور

ہمارا فرض

ہر چند کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آخری زمانہ میں جسے اعظم الفتن کا زمانہ قرار دیا گیا ہے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے اور انقلاب عظیم برپا کرنے میں تدبیر کو اس کے کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ تاہم اس عظیم الشان کام کو سرانجام دینے میں آپ کا تمام تر انحصار اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں پر تھا۔ آپ کو اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت سے اس کام کی سرانجام دہی کے لئے دعائیں کرنے میں بہت گرم جوش فطرت عطا کی گئی تھی اور آپ پر منجانب اللہ یہ واضح کیا گیا تھا کہ آپ کو سب سے کارگر ہتھیار جو عطا کیا گیا ہے وہ دعا کا ہتھیار ہے؛ اسی ہتھیار سے اسلام کے دشمن مغلوب ہوں گے اور اسلام کے ساری دنیا میں غالب آنے کی راہ اس ایک ہتھیار سے ہی ہموار ہوگی۔

چنانچہ حضرت اقدس علیہ السلام نے اس انتہائی کارگر ہتھیار سے کام لینے میں کمال کر دکھایا اور اس قدر دعائیں کیں جیسا کہ دعائیں کرنے کا حق ہے۔ اس بنیادی حقیقت سے کہ ہمارا کارگر ہتھیار صرف اور صرف دعا ہے اور اس ایک ہتھیار ہی سے ہم اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ آپ نے اپنے متبعین کو بار بار آگاہ فرمایا اور اسے خوب کھول کھول کر ان کے ذہن نشین کرایا۔ مثال کے طور پر آپ نے اپنی تصنیف "تذکرۃ الشہادتین" میں رقم فرمایا:۔

فاعلموا ان الدعاء حربة اعطيت من السماء لفتح هذا الزمان ولن تغلبوا الا بهذه الحربة يا معشر الخلان وقد اخبر النبيون من اولهم الى اخرهم بهذه الحربة وقالوا ان المسيح الموعود ينال الفتح بالدعاء والتضرع فى الحضرة لا بالملاحم وبسفك دماء الامة۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۸۰)

ترجمہ:۔ پس جان لو کہ دعا ہی وہ حربہ ہے جو مجھے آسمان سے دیا گیا ہے تاکہ زمانہ کو فتح کروں۔ اور اے دوستو! تم اس کے بغیر غلبہ حاصل نہیں کر سکتے۔ شروع سے آخر تک تمام نبی یہی خبر دیتے آئے ہیں کہ مسیح موعود دعا اور اللہ کے حضور تضرع کرنے سے فتح حاصل کرے گا نہ کہ جنگوں اور امت کا خون بہانے سے۔

دعا کا یہ آسمانی حربہ استعمال کرنے میں حضور علیہ السلام نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی آپ نے اسلام کے غلبہ کے لئے اس درد و الحاح اور تضرع و ابتہال سے دعائیں کیں کہ انہیں پڑھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ کوہ پیمائی اور چوٹی سر کرنے کی ایک زبردست مہم میں مصروف ہیں اور اس مہم کو سر کرنے میں آپ نے جان کی بازی لگا رکھی ہے دعاؤں میں آپ کے انتہائی شغف اور جسم و جان کو گھلا دینے والی ناقابل بیان کیفیت کا اندازہ خود آپ کے ان اشعار سے بخوبی ہو جاتا ہے:۔

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بے قرار

فضل کے ہاتھوں سے اب اس وقت کر میری مدد
کشتیٔ اسلام تا ہو جائے اس طوفاں سے پار

میرے زخموں پر لگا مرہم کہ میں رنجور ہوں
میری فریادوں کو سن میں ہو گیا زار و نزار

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفیٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

کیا سلائے گا مجھے تو خاک میں قبل از مراد
یہ تو تیرے پر نہیں امید اے میرے حصار

یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار

قوم میں فسق و فجور و معصیت کا دور ہے
چھا رہا ہے ابرِ یاس اور رات ہے تاریک و تار

ایک عالم مر گیا ہے تیرے پانی کے بغیر
پھیر دے اے میرے مولیٰ اس طرف دریا کی دھار

اب نہیں ہیں ہوش اپنے ان مصائب میں بجا
رحم کر بندوں پہ اپنے تا وہ ہوویں رستگار

کس طرح پلٹیں کوئی تدبیر کچھ بنتی نہیں
بے طرح پھیلی ہیں آفات ہر سو ہر کنار

ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آ مرے اے ناخدا
آ گیا اس قوم پر وقتِ خزاں اندر بہار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۰۶)

حضور علیہ السلام نے اسلام کی سربلندی اور اس کے غلبہ کے لئے اس درد و الحاح سے دعائیں کیں اور مسلسل کرتے رہے کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ دعا کی حالت میں ہی آپ اپنی جان کا نذرانہ اپنے خدا کے حضور پیش کر دیں گے۔ چنانچہ خود اسی نظم کا یہ شعر آپ کی اس حالت پر شاہد ناطق ہے۔ آپ دعا کی حالت میں فرماتے ہیں ؎

کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے
خاک میں ہوگا یہ سر گر تو نہ آیا بن کے یار

اسی طرح اپنی اس حالت کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور نظم میں فرماتے ہیں ؎

شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خون نہ ہو جائے کسی دیوانۂ مجنوں وار کا

یہ آپ کی ان درد انگیز مقبول دعاؤں کا ہی ثمرہ ہے کہ خود آپ کے ہاتھوں سے اشاعتِ اسلام اور اشاعتِ نورِ حضرت خیر الانام کی ایک نہایت مستحکم بنیاد قائم ہوئی اور اسلام کا پیغام جو آپ کی زندگی میں ہی دنیا کے دور دراز ممالک میں پہنچنا شروع ہو گیا تھا آپ کی وفات کے بعد خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے اطراف و جوانب عالم میں پھیلنے کے غیر معمولی سامان ہوئے اور ہر قوم اور ہر ملک کے لوگ اسلام میں داخل ہوئے اور مسلسل ہو رہے ہیں اور اسلام کے دنیا میں غالب آنے کے آثار دن بدن نمایاں سے نمایاں تر ہوتے جا رہے ہیں۔

اس ضمن میں فی الوقت ہم جو بات بطور خاص احباب جماعت کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں وہ دعاؤں کے سلسلہ میں احباب جماعت پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں سے تعلق رکھتی ہے۔ ہم نے تذکرۃ الشہادتین کے حوالہ سے حضور علیہ السلام کی جو عربی عبارت اس مضمون کے شروع میں درج کی ہے اس کا یہ جملہ ہماری ذمہ داریوں کے تعلق میں خاص اہمیت کا حامل ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

ولن تغلبوا الا بهذه الحربة يا معشر الخلان

یعنی اے دوستو! تم دعا کے حربہ کے بغیر اسلام کو غالب کرنے کی مہم میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ دعا ہی کا حربہ ہے جو تمہیں کامیاب کرے گا۔

ہماری یہ ذمہ داری قرار دی گئی ہے کہ ہم بھی اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے اسی

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۳

اصحّ الکتب بعد کتاب اللہ ـــ البخاری

صحیح بخاری کا مقام دنیائے حدیث میں

"صحیح بخاری امام صاحب کے وقت میں تالیف ہوتی تو امام اعظم صاحب اس کو آنکھ پر رکھ لیتے"
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

نوٹ :- محدثین اور صحاح ستہ کے سلسلے کا یہ دوسرا مضمون ہے جو صرف صحیح بخاری کے مقام و مرتبہ پر مشتمل ہے۔

مکرم منیر احمد جاوید صاحب ۔ استاذ الجامعہ ربوہ

شروح تراجم البخاری

۱۔ تعلیق المصابیح ابواب الجامع الصحیح

یہ محمد بن ابی بکر بن عمر بن ابی بکر قرشی مخزومی سکندری کی تالیف ہے۔ موصوف "ادیب و نحو پر عبور رکھتے تھے۔ اس لیے ان کا رنگ جھلکتا ہے۔ مصنف ہندوستان بھی آئے۔ طبع نہیں ہوئی۔ (حفاظت حدیث ص۳۰۴)

۲۔ المتواری علی تراجم البخاری

یہ علامہ ناصر الدین احمد بن المنیر خطیب اسکندریہ کی ہے تراجم ابواب پر ایک مبسوط کتاب ہے۔ اس کتاب میں موصوف نے صحیح بخاری کے ایسے ۱۰۰ ابواب منتخب کیے ہیں جو دقت طلب ہیں پھر ان کو نہایت بسیط بحثوں میں حل کیا ہے۔

۳۔ حل اغراض البخاری المبہمۃ فی الجمع بین الحدیث والتراجم

جو کہ ابو عبد اللہ محمد ابن منصور بن حمامہ المغراوی السلجماسی کی تصنیف ہے۔ اس میں مصنف نے صحیح بخاری کے ۱۰۰ تراجم پر بحث کی ہے (کشف الظنون ج ۲ ص۵۵۱)

۴۔ ترجمان التراجم

ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن رشید الفہری السبتی م ۷۲۱ھ کی تالیف ہے۔ اس میں مصنف نے صحیح بخاری کے تراجم پر بحث کی ہے۔ مگر افسوس کہ یہ نادر کتاب مکمل نہ ہو سکی۔
(کشف الظنون جلد ۲ ص۵۵۱)

۵۔ شرح تراجم الابواب

یہ ایک جامع رسالہ ہے جو کہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے تحریر فرمایا ہے۔ اس کے شروع میں تراجم ابواب کے متعلق چند مفید اور جامع اصول بھی بیان کیے گئے۔ مطبع دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن سے شائع ہو چکا ہے۔ اس میں شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے ۴۰۰ سے زائد ابواب پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ (ماخوذ از سیرت بخاری ص۱۹)

شروط بخاری

صحیح بخاری کی تالیف کے ضمن میں حضرت امام بخاریؒ کی بیان فرمودہ شرائط کی کہیں صراحت نہیں ملتی۔ چنانچہ علامہ طاہر الجزائری لکھتے ہیں کہ

"امام بخاریؒ نے صراحت کے ساتھ کسی شرط کا ذکر نہیں فرمایا۔ تاہم آپ نے اپنی کتاب کا جو نام رکھا ہے اور احادیث کی ترتیب میں جو طریق اختیار فرمایا ہے ان سے استقرائی طور پر شروط کا استخراج ہوتا ہے۔ (توجیہ النظر ص۸۸)

اسی طرح علامہ امیر محمد بن اسماعیل الیمانی نے امام بخاریؒ و امام مسلمؒ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے "شیخین سے ایسی کوئی شرط منقول نہیں ہے صرف علماء نے ان کے اسلوب اور طریق سے تلاش کر کے، اپنے فہم کے مطابق بعض شرطیں بنالی ہیں۔ (توضیح الافکار جلد ۱ ص۱۰)

الغرض محدثین نے بعد میں استقراء اور تتبع سے بعض شرائط مقرر کی ہیں۔ امام ابو عبد اللہ حاکم کا دعویٰ ہے کہ امام بخاریؒ نے اپنی کتاب الصحیح کی سند احادیث کے لیے یہ شرط کی ہے کہ ہر صحابی سے دو مشہور تابعین نے حدیث روایت کی ہو۔ اور ہر تابعی سے آگے دو، دو ثقہ، عادل، ضابط اور جامع شروط صحت راویوں نے روایت کی ہو۔ اسی طرح ہر طبقہ میں کم از کم دو راوی ایسے رہے ہوں جن کی عدالت، ضبط اور ثقاہت ائمہ کے نزدیک مسلمہ ہو۔ مگر امام حاکم کا یہ قول بخاری کی تمام احادیث پر پورا نہیں اترتا بلکہ بہت سی مستند احادیث میں یہ شرط ٹوٹ جاتی ہے کیونکہ بعض جگہ ایک ہی صحابی سے صرف ایک ہی مشہور تابعی نے روایت کی ہے البتہ تابعین سے نچلے درجہ کے راویوں کے بارہ میں امام حاکم کا یہ قول درست نظر آتا ہے اسی وجہ سے بعض دوسرے ائمہ نے اس شرط سے اتفاق نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے درج ذیل شروط بخاریؒ کا تذکرہ کیا ہے۔

۱۔ سب راوی صحابی تک بالاتفاق ثقہ ہوں۔ یعنی عدالت، ضبط اور حفظ و اتقان میں مسلّم ہوں۔ اور ان کی ثقاہت پر کبار محدثین کا اتفاق ہو۔

۲۔ سلسلۂ رواۃ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو منقطع نہ ہو۔

۳۔ اگر روایت لفظ "عن" سے شروع ہو تو راوی کا اپنے شیخ سے لقا ضرور ثابت ہو۔ امام بخاریؒ کے نزدیک محض ہم عصر ہونا کافی نہیں بلکہ دونوں راویوں کی ملاقات ثابت ہونا ضروری ہے۔

۴۔ حدیث کی صحت و قبولیت پر ائمہ حدیث کا اتفاق ہو۔

۵۔ راوی اعلیٰ طبقہ کے ہوں۔ دوسرے درجہ کے راویوں کی روایت کو بھی گو لے تو لیتے ہیں مگر تعلیقاً۔

۶۔ حدیث ہر قسم کے علل و شذوذ سے پاک ہو۔

۷۔ کتاب میں علم حدیث کی جملہ قسم کی مرویات درج ہیں۔

یہ وہ اصول و شرائط ہیں جن پر امام بخاری نے اپنی کتاب "الجامع الصحیح" کو نہایت تحقیق اور تنقید کے ساتھ مدون کیا۔

جامع صحیح بخاری کی خصوصیات

لامع الدراری اور بعض دوسری شروح بخاری سے ماخوذ صحیح بخاری کی بعض خصوصیات درج ذیل ہیں۔

★ صحیح بخاری سے قبل جس قدر کتب لکھی گئیں وہ صرف احادیث کا مجموعہ تھیں۔ نہ تو ان میں احادیث کے علل و شذوذ کو زیر بحث لایا گیا تھا اور نہ ہی ان میں صحت کا التزام تھا۔ امام بخاری وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے صحیح بلکہ اصح مجموعہ تیار کرنے کی سعی کی۔ اور اسے صحت کے علاوہ ترتیب کے اعتبار سے بھی مدون کیا۔ اور اس میں صحیح آثار کی غیر صحیح آثار سے تمیز بھی کی۔

★ ۔ امام بخاری نے حتی المقدور اعلیٰ اقسام کی احادیث کو ہی اس میں درج کیا ہے۔

★ امام بخاری کو جب بھی تالیف صحیح کا کام درمیان میں کسی وجہ سے ترک کرنا پڑا تو جب بھی آپ نے اسے دوبارہ شروع کیا۔ ہمیشہ اپنے کام کی ابتداء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کرتے یہی وجہ ہے کہ صحیح بخاری میں متعدد مقامات پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مذکور ہے۔

★ امام بخاری کا یہ طریق ہے کہ جب بھی متن حدیث کو بالمعنی اختصار کے ساتھ بیان کرنا مقصود ہو تو آپ مجہول کا صیغہ استعمال کر کے اس موقعہ پر اختلاف کی طرف اشارہ کرتے ہیں

★ بعض مواقع پر صیغہ مجہول کے ساتھ کسی روایت کو تعلیقاً لاتے ہیں۔ اور یوں زیر بحث مسئلہ کے بارہ میں دوسروں کی آراء اور نقطہ نظر پیش کرنا آپ کا مقصود ہوتا ہے۔

★ صحیح بخاری میں جب امام صاحب "قال فلان" کہتے ہیں تو یہ بالعموم اسطرف اشارہ ہوتا ہے۔ کہ یہ روایت ان کی شرط پر نہیں۔

★ جب حدیث میں کوئی نادر یا غریب لفظ آجائے تو آپ کا طریق یہ ہے کہ اس کے معنوں کی وضاحت کے لیے قرآن پاک سے اس کی نظیر پیش کر کے مفسرین کے اقوال درج کرتے ہیں۔

★ ۔ حدیث الباب کی مناسبت سے قرآن پاک کی آیات پیش فرماتے ہیں۔ اسی طرح بعض اوقات ایسی احادیث کے ٹکڑے بھی تعلیقاً درج فرما دیتے ہیں جو آپ کی شرط کے مطابق تو نہیں ہیں لیکن اس سے مسئلہ مذکورہ کی وضاحت ممکن ہے۔

★ بعض اوقات "یقال" یا "یذکر" کے الفاظ لا کر کسی مسئلہ کے بارہ میں عام خیال پیش کرتے ہیں۔ اور پھر حدیث الباب میں اس مسئلہ کی وضاحت کر کے اس کا ہر سقم اور بودا پن دور فرما دیتے ہیں۔ اسی طرح بعض اوقات یہ الفاظ آپ ایسے مسئلہ کے بیان کرنے کے وقت بھی لاتے ہیں۔ جس کے متعلق آپ کا نقطہ نظر اس سے مختلف ہو۔ ایسی صورت میں آپ کا منشاء صرف یہ ہوتا ہے کہ اس بارہ میں یہ خیالات بھی ہیں گو میں ان سے متفق نہیں ہوں۔

(باقی)

الفضل کی قلمی معاونت آپکا اولین فرض ہے۔ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ خیر حضرت مولانا عبدالمالک خانصاحب مرحوم

مکرم عبدالماجد صاحب - سانگھڑ - (سندھ)

مورخہ ۶/۸۳ خاکسار شہداد پور مکرم چودھری خلیل احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع سانگھڑ سے ملنے گیا۔ مکرم امیر صاحب اپنی دکان غلہ منڈی میں موجود نہ تھے۔ مکرم صوفی غلام رسول صاحب ناظم انصار اللہ ضلع سانگھڑ دکان پر بیٹھے ہوئے تھے۔ علیک سلیک کے بعد مکرم صوفی صاحب فرمانے لگے کہ مولوی عبدالمالک کے والد کا کیا نام ہے۔ خاکسار نے عرض کی کہ مولانا ذوالفقار علی۔ مکرم صوفی صاحب کہنے لگے کہ امیر صاحب بتا رہے تھے کہ مولوی عبدالمالک کے والد کی وفات کی خبر آج کے اخبار میں چھپی ہے۔ خاکسار نے عرض کی کہ انہیں تو فوت ہوئے عرصہ ہوگیا اور خبر آج چھپ رہی ہے۔ خاکسار اور صوفی صاحب آپس میں گفتگو بھی کر رہے تھے اور صوفی صاحب نوائے وقت کراچی کا مطالعہ بھی کر رہے تھے کہ اچانک ایک خبر پڑھنے کے بعد کہنے لگے کہ یہ دیکھیں یہ حضرت مولوی عبدالمالک کے حادثے میں فوت ہونے کی اطلاع ہے۔ خاکسار نے خبر پڑھی مگر دل اس خبر پر یقین رکھنے کو ہرگز تیار نہ تھا کیونکہ ابھی پرسوں ہی تو خاکسار مرکز سے حضرت مولوی صاحب سے ملاقات کر کے آرہا تھا۔ اسی بے یقینی کی حالت میں دل میں اضطرابی کیفیت لئے ہوئے خاکسار واپس سانگھڑ آگیا۔ سانگھڑ جماعت پہلے ہی مکرم ڈاکٹر صدیقی صاحب میرپور خاص سے رابطہ قائم کئے ہوئی تھی۔ شام کو صدیقی صاحب کا فون آیا اور آپ کی وفات کی تصدیق ہوگئی۔ خاکسار غالباً ۱۹۶۱ء یا ۱۹۶۲ء میں حضرت مولوی صاحب سے متعارف ہوا تھا۔ ہوا یہ کہ حیدرآباد جماعت کی طرف سے بسنت حال میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا تھا۔ دیگر مقررین کے علاوہ حضرت مولوی عبدالمالک صاحب مربی سلسلہ کراچی بھی مدعو تھے۔ آپ کی تقریر شروع ہوئی۔ تقریر کیا تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ پر ایک سیلِ رواں تھا جو مولوی صاحب کی زبانِ مبارک سے بہہ رہا تھا۔ آپ کی تقریر کے درمیان ہی برقی رَو چلی گئی۔ لاؤڈ اسپیکر کا نظام ختم ہوگیا۔ خاکسار اسٹیج سے کافی دُور بیٹھا تھا مگر مولوی صاحب کی تقریر جاری تھی اور آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ اُس وقت ایک دوست کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ مولانا محمد علی جوہر کے بھتیجے ہیں۔ اُس کے بعد شاید ۱۹۷۰ء میں آپ جماعتی دَورہ پر سانگھڑ تشریف لائے تو آپ کو اور بھی قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا اس دَورہ میں بشیر احمد سیال انسپکٹر نظارت اصلاح وارشاد آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ خاکسار سے ملنے اس عاجز کے ہوٹل پر بھی آئے۔ اس کے بعد جب کبھی ملتے، فرماتے ماجد صاحب آپ کی چائے بڑی مزیدار تھی جو آپ نے ہوٹل میں پلائی تھی۔ یہ آپ کی عاجز سے شفقت تھی۔ خاکسار کا جب بھی مرکز جانا ہوتا تو ملاقات ہوجاتی۔ ایک دفعہ خاکسار آپ کے دفتر کے آگے سے گزر رہا تھا کہ آپ کی نظر پڑ گئی، آواز دی۔ خاکسار حاضرِ خدمت ہوا تو فرمانے لگے کیوں سامنے سے جا رہے ہو اور ملے بغیر۔ میں بڑا شرمسار ہوا۔ فرمایا بیٹھ جائیں مجھے آپ سے کام ہے۔ تھوڑی دیر توقف کے بعد فرمایا کہ معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اپنی لڑکی کی منگنی کسی غیر احمدی عزیز سے کردی ہے۔ فوراً منگنی توڑیں ورنہ آپ کا جماعت سے اخراج ہوجائے گا۔ آپ نے یہ الفاظ اس قدر رعب سے کہے کہ خاکسار کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ فوراً آپ کے چہرہ پر مسکراہٹ آگئی اور بڑی شفقت اور ملائمت سے فرمانے لگے، یہ کیا، آپ کی آنکھوں میں آنسو۔ کیا آپ نے حضور کا یہ ارشاد نہیں سنا کہ ہمیشہ مسکراتے رہو۔ پھر فرمانے لگے کہ کیا مجبوری ہے کہ آپ غیر جماعت میں رشتہ کر رہے ہیں۔ خاکسار نے عرض کی کہ میری بیوی غیر احمدی ہے اور تمام بچے سوائے بڑی لڑکی کے اپنی والدہ کے زیرِ اثر ہیں۔ بڑی لڑکی کی منگنی تو میں نے اپنے خاندان میں ہی مولانا الطاف حسین خان مرحوم کے چھوٹے صاحبزادے صغیر احمد خان سے کردی ہے۔ میری خواہش ہے کہ لڑکی کی شادی جلد کردوں تاکہ دوسرے بچوں کا بھی مرکز سے رابطہ ہوجائے۔ دوسری لڑکی کی منگنی میری بیوی نے اپنی مرضی سے کی ہے۔ خاکسار بالکل راضی نہ تھا۔ اس پر فرمانے لگے کہ سُنیں جب تک آپ نکاح کی اجازت نہ دیں گے آپ کی بیوی کبھی نکاح نہیں کرسکتی۔ اور آپ مخالفت کی بالکل پرواہ نہ کریں، استقامت دکھائیں۔ بچوں کی تربیت کریں۔ خود بھی دعائیں کریں اور خلیفہ وقت کو پابندی سے دعا کے لئے خط ارسال کرتے رہیں۔ بچوں کو دینی لٹریچر پڑھنے کے لئے دیں۔ میں نے عرض کی گھر میں لٹریچر موجود ہے۔ الفضل اور دیگر رسالہ جات بھی آتے ہیں مگر بیوی کسی بچے کو جماعتی لٹریچر نہیں پڑھنے دیتی۔ کہتی ہے یہ کتابیں پڑھ کر ہی تو تمہارے ابّو بگڑ گئے ہیں کیا تم بھی یہ کتابیں پڑھ کر بگڑو گے۔ فرمانے لگے اچھا آپ کسی طرح اپنی بیوی بچوں کو جلسہ پر ربوہ لے آئیں اور وہ آجائیں تو مجھے بتائیں میں اپنی بیوی سے کہوں گا کہ وہ آپ کی بیوی سے مل کر اُنسے تبلیغ کریں۔ اس سے کم از کم مجھے اپنی بیوی سے آپ کی بیوی کی کیفیت کا اندازہ ہوجائے گا کہ کس مزاج کی ہے۔ پھر میں آئندہ آپ کو اس بارے میں مشورہ دے سکتا ہوں۔ دوسرے فرمانے لگے کہ میں عزیزم صغیر احمد خان کو (جو اس وقت چنیوٹ میں ہی رہائش پذیر تھے) بُلا کر کہوں گا کہ جلد ہی وہ شادی کرلے تاکہ کچھ نہ کچھ آپ کی پریشانی کم ہو میری موجودگی میں ہی ایک کارکن سے فرمایا کہ اگر چنیوٹ کے صدر یا کوئی بھی دوست آئیں تو اُن سے کہیں کہ مجھے مل کر جائیں تاکہ پیغام دیکر عزیزم صغیر احمد خان کو بلایا جاسکے۔ چلتے وقت میری پیٹھ پر تھپکی دے کر فرمانے لگے کہ گھبرائیں نہیں، دعائیں کریں۔ ہمارا تو ہتھیار ہی دعا ہے۔ میں بھی آپ کے لئے دعا کروں گا اور حضور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھنا نہ بھولیں۔ خاکسار دل میں بشاشت لے کر واپس آیا اور مولوی صاحب کی ہدایت پر اپنی بیوی سے کہا کہ اس دفعہ جلسہ سالانہ پر آپ بچوں کو لے کر ربوہ چلیں کہ سیر بھی ہوجائے گی اور آپ کے دل میں جو غلط فہمیاں ہیں وہ بھی دُور ہوجائیں گی مگر وہ اس بات پر رضامند نہ ہوئیں۔ خاکسار مولوی صاحب کے ارشاد کے مطابق دعائیں کرتا رہا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو بھی دعا کے لئے خط لکھتا رہا۔ ادھر میری بیوی نے اور غیر از جماعت رشتہ داروں نے دباؤ ڈالنا شروع کیا کہ لڑکی کا رشتہ جلد کرو۔ خاکسار کہتا رہا کہ پہلے بڑی لڑکی کا رشتہ کروں گا۔ پھر دوسری کا۔ میری بیوی اور دوسرے لوگوں نے ایک منصوبہ بنا کر میرے سامنے پیش کیا کہ اگر صغیر احمد فوراً رشتہ نہیں کرتے ہیں تو آپ اس رشتہ کو ختم کردیں اور ہم آپ کو بڑی لڑکی کا رشتہ دیتے ہیں مقصد اُن کا یہ تھا کہ بڑی لڑکی بھی غیر احمدیوں میں ہو جائے تاکہ بچوں کا احمدیت سے تعلق ہی ختم ہوجائے۔ مولوی صاحب کو خاکسار نے خط لکھا کہ آپ صغیر احمد خان کو کہیں کہ وہ جلد شادی کے لئے تیاری کرے۔ میں سخت اذیت میں ہوں۔ مولوی صاحب کا تسلّی بھرا خط آیا۔ کرنا خدا کا یہ ہوا کہ نومبر ۱۹۷۵ء اچانک میری بیوی بیمار ہوگئیں اور علاج کے باوجود ۳ جنوری ۱۹۷۶ء کو فوت ہوگئیں۔ اُن کے فوت ہونے کے بعد غیر احمدی رشتہ داروں نے مزید دباؤ ڈالنا شروع کیا کہ آپ ہمیں جلد رشتہ دیں۔ دوسرے غیر از جماعت عورتوں نے لڑکیوں کو ورغلانا شروع کیا کہ اگر تمہارے والد انکار کرے تو تم اپنی والدہ کے کئے ہوئے رشتہ کی لاج رکھنا ہم تمہاری ہر طرح مدد کریں گے۔ تم بالغ ہو عدالت میں جاکر اپنے والد کے خلاف خود مختاری لے سکتی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے لڑکیوں کو عقل و فراست عطا فرمائی اور لڑکیوں نے ان عورتوں کو جواب دیا کہ ہم اپنے والد کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کریں گی۔ خبردار آئندہ ہمارے گھر نہ آنا۔ اس پر ان عورتوں نے نفسیاتی حربہ استعمال کیا کہ اگر تم نے اپنی والدہ کی وصیت پر عمل نہ کیا تو اُن کی رُوح تڑپتی رہے گی۔ میری ایک عزیزہ جو کہ رشتے میں میری بہن لگتی ہیں وہ ایک روز بڑی معصوم صورت بنا کر میرے پاس آئیں اور کہنے لگیں کہ آپ کو بھابی مرحومہ نے بتایا تھا کہ تیسری لڑکی فرح ناز بشریٰ (جو کہ اس وقت ممتاز احمد خان آف احمد نگر کی بہو ہے) کا رشتہ بھابھی مرحومہ میرے لڑکے سے طے کرگئی ہیں۔ میں نے کہا کہ نہ مجھے اس رشتے کے بارے میں معلوم ہے نہ میں کر سکتا ہوں۔ اس پر کہنے لگیں کہ رات میں بیداری میں تھی کہ بھابھی مرحومہ میرے پاس آئیں اور انہوں نے مجھے کہا کہ تم فوراً جاکر رشتے کی بات کرو ورنہ میری روح بے چین رہے گی۔ اس لئے آپ ہاں کریں ورنہ قیامت کے روز بھابی مرحومہ کا ہاتھ آپ کے گریبان پر ہوگا۔ میں نے اُن سے کہا کہ آپ مہربانی فرما کر تشریف لے جائیں روزِ قیامت آپ کی بھابھی مرحومہ سے میں خود اپنا گریبان چھڑا لوں گا۔ آپ کو فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں۔ شام کو وہ پھر اپنے شوہر اور خسر جو کہ میرے ماموں تھے اور دیگر عزیزوں کو لے کر آگئیں۔ اور بہت سے حربوں کے ساتھ آنسوؤں کا حربہ بھی استعمال کیا۔ میری طرف سے صاف جواب پاکر آخر سب لوگوں نے مجھے دھمکی دی کہ رشتہ تو ہم آپ سے لے ہی لیں گے مگر آج سے تم ہمارے لئے مرگئے ہم تمہارے لئے۔ ان حالات سے تنگ آکر خاکسار نے اپنے چھوٹے بھائی نسیم احمد خان کمپوزر نصرت آرٹ پریس ربوہ کو بلایا اور سب بچوں سے مشورہ کیا کہ آپ سب بچے اگر ربوہ چلے جائیں تو مجھے غیر احمدی عزیزوں کی اذیت سے چھٹکارا مل جائے گا۔ سب بچوں نے میری اس خواہش کا احترام کیا اور ربوہ جانے پر رضامند ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ بچے ربوہ چلے گئے تو میں بچوں سے ملنے ربوہ گیا۔ حضرت مولوی صاحب کو یہ سب واقعات بتائے۔ آپ بہت خوش ہوئے۔ دیر تک خوشی کا اظہار فرماتے رہے۔ فرمانے لگے کہ اپنی بچیوں سے کہنا کہ میری بیوی سے ملتی رہیں تاکہ ساتھ ہی اُن کی تربیت ہوتی رہے۔ پھر فرمایا کہ واپس سانگھڑ کب جا رہے ہو۔ خاکسار نے عرض کی سیلاب کی وجہ سے ٹرینیں بند ہیں۔ آمد و رفت شروع ہونے پر ہی جاسکتا ہوں۔ فرمایا کہ ویسے بھی مرکز میں زیادہ سے زیادہ رہنا چاہیئے۔ صغیر احمد کے بارے میں فرمایا کہ کیا کہتا ہے۔ میں نے عرض کی کہ جناب وہ تو اب بھی کہتا ہے کہ میرے حالات ابھی ٹھیک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ہیں۔ فرمانے لگے کہ اُسے میرے پاس بھیجیں۔ میں اُسے کہتا ہوں۔ آپ لڑکی کا نکاح کر کے جائیں۔ اُسی روز صغیر احمد مولوی صاحب سے مل کر میرے پاس احمد نگر آیا اور کہا میں تیار ہوں نکاح بے شک کل ہو جائے رخصتی ایک دو ماہ بعد ہو دوسرے روز ہی نکاح کے فارم لے کر خاکسار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو بہت خوش ہوئے۔ میں نے عرض کی مولوی صاحب بعد نماز عصر گنبد والی مسجد میں نکاح ہے آپ ہی پڑھائیں۔ فرمانے لگے کہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں ایک اور نکاح بھی ہے یا تو آپ وہاں آجائیں۔ کچھ توقف کے بعد فرمایا کہ آپ کے مربی مولوی فضل الٰہی صاحب (حال سیرالیون) بھی تو یہیں ہیں اُن سے کہیں کہ وہ نکاح پڑھائیں۔ وہ آپ کے مربی ہیں۔ میں نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروں گا۔

اس کے بعد ۱۹۷۷ء میں خاکسار کی لڑکیوں نے مشورہ کر کے خاکسار کی چچی صاحبہ اہلیہ مکرم غلام احمد ظہور انسپکٹر بیت المال کی کوششوں سے میرے لئے فیکٹری ایریا ربوہ میں چودھری غلام حسین بھٹی ملتانی کی لڑکی سے رشتہ طے کیا۔ نکاح کے فارم لے کر جب خاکسار اور چودھری غلام حسین بھٹی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مجھے شرم آرہی تھی۔ خاکسار کے خسر فارم لیکر دفتر میں آپ کے پاس گئے۔ فارم پڑھ کر آپ کے چہرہ پر غصہ کے آثار نمایاں ہو گئے جس کی وجہ یہ تھی کہ میرے خسر نے فارم نکاح میں اپنی لڑکی کے لئے کچھ جیب خرچ لکھایا تھا۔ میرے خسر سے فرمایا۔ ماجد کہاں ہے۔ کہا کہ باہر کھڑا ہے۔ خود ہی آواز دی، ماجد یہاں آؤ۔ خاکسار اندر گیا۔ فرمایا یہ جیب خرچ آپ نے کیوں لکھا ہے؟ میں نے عرض کی ان کی خواہش کے احترام میں۔ فرمانے لگے کہ ان کی خواہش کے احترام میں آپ اللہ تعالیٰ کو کیوں ناراض کر رہے ہیں۔ فرمانے لگے کہ جب لڑکی کسی کے عقد میں ہو جاتی ہے تو اُس کی تمام ضروریات پوری کرنا اُس کے شوہر پر فرض ہے۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ کیا آپ اپنی بیوی کو نان نفقہ نہیں دیں گے۔ کیا آپ اُس کے لباس کا خیال نہیں رکھیں گے۔ اگر وہ بیمار ہو گی تو اُس کے علاج کا خیال نہیں رکھیں گے میں نے عرض کیا تمام ضروریات کا خیال رکھوں گا۔ تو پھر فرمایا کہ یہ جیب خرچ کی بدعت میں جماعت میں نہیں رائج ہونے دوں گا۔ یہ جیب خرچ میں کاٹتا ہوں۔ میرے خسر تو دفتر سے باہر آگئے۔ مجھے فرمانے لگے آپ کی ماہوار آمدنی کتنی ہے۔ آپ نے میری ایک سال کی آمد فارم میں لکھ کر حق مہر تو بڑھا دیا مگر جیب خرچ کاٹ دیا۔ پھر عاجز سے پوچھا کہ یہ رشتہ آپ کے معیار کے مطابق ہے یا نہیں۔ پھر فرمایا کہ جیب خرچ کی اور جائیداد لکھانے کی بدعت بعد میں پیدا ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بدعت کو ختم کرنے اور شریعت کو قائم کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اس لئے ہم احمدیوں پر فرض ہے کہ شادی بیاہ ہوں یا غمی کوئی ایسا کام نہ کریں جو قرآن اور حدیث سے نہ ثابت ہو۔ میرے خسر جو ناراض ہو کر دفتر سے باہر آگئے تھے انہیں بھی بلا کر نصیحت فرمائی۔ آپ کی باتیں سُن کر وہ بھی خوش ہو گئے۔

اُس کے بعد ۱۹۸۰ء میں آپ مختصر دورے پر سانگھڑ تشریف لائے۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب کی رہائش گاہ پر چھوٹی سی سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ کچھ عیسائی دوست تھے کچھ غیر از جماعت۔ جس نے بھی سوال کیا جواب سے مطمئن ہوا بلکہ مزید سوال کرنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔

۱۹۸۰ء میں ہی خاکسار نے ایک درخواست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی خدمت میں ارسال کی۔ حضور نے خاکسار کی درخواست کارروائی کے لئے اصلاح وارشاد کو بھیج دی۔ آپ نے حکمت عملی کے تقاضے کے مطابق اس درخواست کو فائل کر دیا جس سے اس عاجز کو آپ سے بدظنی ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ اُس کے بعد میں آپ سے بالمشافہ گفتگو سے کتراتا رہا۔ ایک دفعہ اتفاق ایسا ہوا کہ خاکسار مسجد اقصیٰ سے نماز جمعہ پڑھ کر نکلا۔ باہر ایک عزیز کا انتظار کر رہا تھا۔ آپ اپنے داماد ڈاکٹر لطیف کی کار میں پاس سے گزرے۔ خاکسار اپنے خیال میں کھڑا تھا کہ مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلا کر سلام کیا۔ خاکسار چونکہ اپنے خیال میں کھڑا تھا اس لئے جواب دینے سے محروم رہا۔ قریب کھڑے ہوئے ایک دوست نے اس عاجز کو توجہ دلائی۔

آپ سے اس عاجز کی آخری اور دیرپا ملاقات حال ہی میں یکم اگست سے تین اگست تک رہی۔ خاکسار ۳۱ جولائی کو ربوہ پہنچا۔ صدر جماعت روشن آباد کی چٹھی لے کر یکم اگست کو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دیکھتے ہی فرمایا آپ عبدالماجد ہیں، سانگھڑ سے آئے ہیں۔ وہاں آپ کا ہوٹل ہے۔ بھولی بسری بات یاد دلانے والی بات پھر کی۔ خاکسار نے عرض کیا کہ اب ہوٹل کا کام تو ختم کر دیا ہے۔ دوسرا کاروبار شروع کیا ہے۔ دعا کریں۔ فرمایا، اللہ تعالیٰ بابرکت کرے گا۔ اس کے بعد گفتگو کا سلسلہ شروع ہو گیا جو تقریباً ایک بجے تک جاری رہا۔ اسی اثناء میں دو احمدی دوست اپنے ایک عزیز عالم دین کو جو کسی مدرسہ دینیہ کے مہتمم تھے لے کر آئے۔ مولوی صاحب سے تعارف کرایا۔ مولوی صاحب نے اس عالم صاحب سے فرمایا کہ فرمائیں۔ وہ کہنے لگے کہ فی الحال تو صرف آپ سے ملاقات ہی کرنا تھا۔ آپ نے فرمایا ملاقات تو ہو گئی جماعت احمدیہ کے متعلق جو بھی آپ کے دل میں ہے بیان کریں۔ کوئی اعتراض ہو، کوئی سوال ہو کریں میں آپ کو جواب دیتا ہوں مگر وہ دوست خاموش ہی رہے۔ آپ نے خود ہی سلسلہ گفتگو شروع کر دیا۔ مسیح کی آمد ثانی اور وفات مسیح پر گفتگو شروع کر دی۔ وہ عالم دین بجائے کوئی اعتراض کرنے کے ہاں ہاں کرتے ہوئے آپ کی بات کی تائید کرنے لگے۔ اس عاجز کو کچھ کام تھا آپ سے اجازت طلب کی۔ فرمایا کہ آپ جا سکتے ہیں مگر کل ضرور آئیں۔ اس سے قبل پنجاب کے ایک امیر ضلع اور مربی سلسلہ تشریف لائے۔ اُس ضلع کی ایک جماعت کا مسئلہ تھا۔ امیر صاحب اس جماعت سے تنگ معلوم ہوتے تھے اسی لئے مولوی صاحب سے پنجابی لہجے میں کہنے لگے کہ آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم ان سے جٹوں والا ہاتھ کریں۔ مولوی صاحب ہنس کر فرمانے لگے کہ نہیں جٹوں والا ہاتھ استعمال کرنے کی آپ کو اجازت نہیں دی جا سکتی۔ چودھری صاحب آپ ضلع کے امیر ہیں۔ آپ بار بار اس جماعت میں جائیں۔ آپ اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں جماعت کی اصلاح کریں۔ وہ جماعت بڑی جذبے والی اور مخلص جماعت ہے ۷۴ء میں اس جماعت نے بڑا اچھا نمونہ دکھایا۔ مگر اب وہ جماعت رسموں کی غلام بن گئی ہے آپ کوشش کریں جٹوں والا ہاتھ استعمال کرنے کی بجائے دعاؤں والا ہاتھ استعمال کریں یا ظلم کا عفو سے انتقام۔ علیک الصلوٰۃ علیک السلام حضرت مسیح موعود کی جماعت کو ضائع نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اس کی اصلاح کرنا ہمارا فرض ہے۔ چلتے وقت وہاں کے مربی صاحب سے فرمایا کہ دیکھیں حالات خواہ کچھ ہوں آپ کے چہرہ پر غصہ نہیں ہونا چاہیئے۔ زبان میں مٹھاس ہونی چاہیئے۔ چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ رہنی چاہیئے۔

(باقی)

میں نے ۴۰ سال پرانی سگریٹ نوشی کیسے چھوڑی؟

قبولیتِ دعا کا ایک معجزہ

(مکرم رانا ناصر احمد صاحب۔ باب الابواب ربوہ)

میری عمر تقریباً پچاس سال ہے۔ میں نے چالیس سال حقہ، سگریٹ بے حساب استعمال کی ہے۔ ہر وقت جیب میں سگریٹ کی ضرورت سمجھتا تھا جیسے کسی کے گلے میں تعویذ ہوں۔ ہاتھ میں سگریٹ ہر وقت سلگتا رہتا تھا۔ افیمی کی طرح نشہ کرتا تھا۔ چھوڑنے کا تصور بھی نہ تھا۔ جائز ناجائز ذریعہ سے حقہ سگریٹ پیتا تھا اور اُس کی خاطر قرضہ بھی لیتا تھا۔ صحیح طریق سے والدین کی خدمت بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اچھا لباس کبھی نہیں پہنتا تھا اور نہ ہی چندہ ادا کر سکتا تھا۔ اسی وجہ سے نیک اور بزرگوں کی صحبت میں نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ کبھی جلسہ سالانہ یا کوئی اور تقریر آدھ گھنٹہ سے زیادہ نہیں سُن سکتا تھا۔ ایک جوش نشہ کا اُٹھتا جو مجبور کرتا کہ اُٹھ جاؤں۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ سگریٹ پینے سے مجھے چالیس سال کھانسی رہی حتیٰ کہ اکثر اوقات کھانسی میں خون بھی آتا تھا آنکھیں سُرخ ہو جاتیں اور پانی بہنے لگتا۔ جسم ہچکولے کھاتا۔ ہمیشہ پریشان رہتا۔ ایک دفعہ رات کو کھانسی شروع ہوئی۔ ایسی کھانسی آئی کہ جسم کی کوئی ہڈی کڑک گئی۔ چہرہ سرخ ہو گیا۔ پسلی میں سخت درد ہونے لگا۔ میں اُٹھ کر بیٹھ گیا اور دعا کی اے خدا یا تو شفا دے یا موت دے۔ دونوں باتوں پر تو قادر ہے۔

میری زندگی کی جو تکلیف سگریٹ کی وجہ سے تھی آپ سمجھ گئے ہوں گے۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ہمارا خدا، زندہ خدا، پیارا خدا، قادر خدا اپنے پیارے بندوں کی دعا کیسے اور کتنی جلد سنتا ہے میں نے پیارے آقا، محبوب آقا اور روحانی باپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعا کی چٹھی لکھی اور سارے حالات لکھے۔ یہ خط ۱۹۸۲ء کے رمضان کی دو تاریخ کو لکھا کہ دعا کریں مجھ سے سگریٹ نوشی کی عادت چھوٹ جائے۔ دل میں ارادہ بھی کیا اور خود دعا بھی کی۔ خدا کی طرف سے پیار کا سلوک اپنے خلیفہ سے دیکھا۔ دعا منظور ہو گئی۔ چوتھے روزے کے بعد میں نے آج تک سگریٹ نہیں پی۔ خدا نے فوراً اپنے طاہر کی دعا قبول کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ بعد ازاں نہ سگریٹ پی، نہ کھانسی ہوئی، نہ چندہ کی ادائیگی میں تاخیر ہوئی اور نہ میرے بچوں کو تنگی آئی۔ ایسے سگریٹ نوش احباب جو باوجود کوشش کے سگریٹ نہیں چھوڑ سکتے ان کو میری نصیحت ہے کہ اگر وہ سگریٹ چھوڑنا چاہتے ہیں تو دعا کریں، حضور کو لکھیں اور سگریٹ ترک کرنے کی کوشش کریں۔ خدا توفیق دے گا۔ سب احمدی بھائیوں سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ میری دلی دعا ہے خدا میری اولاد کو ہمیشہ ہر قسم کے نشہ سے بچائے۔ آمین۔

خدام بھائی
خود ہنر سیکھیں اور
دوسروں کو بھی سکھائیں
(مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایات
برائے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز جمعہ، ہفتہ اتوار مرکز سلسلہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

قائدین خدام الاحمدیہ مقامی، قائدین اضلاع و علاقہ درج ذیل امور کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔

۱۔ سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی نمائندگی کیلئے ابھی سے کوشش فرمائیں۔

۲۔ مجلس شوریٰ کیلئے تجاویز مرکز کو جلد بھجوائیں۔

۳۔ شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کروا کر منتخب شدہ اسماء منظوری کیلئے مرکز میں بھجوائیں۔ ہر مجلس اپنے خدام کی تعداد کے مطابق ہر بیس اراکین پر یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوائے گی۔ قائد صاحب مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے نمائندہ ہوں گے جو نمائندگان کی تعداد میں شامل ہوں گے

۴۔ اجتماع کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے کثرت سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اہل قلم حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر ایک مفصل کتاب لکھوانا مقصود ہے۔ یہ کتاب سیرت کے علاوہ جماعت کے پیغام کا تعارف جماعت کی تعلیم اور جماعت کے مقاصد پر مشتمل ہوگی۔ یہ کتاب اردو، انگریزی، فرنچ، ہاؤسا اور انڈونیشین زبان میں شائع ہوگی اور ان زبانوں میں الگ الگ مسودات کا آپس میں مقابلہ کر کے بہترین مسودہ کا انتخاب کیا جائے گا۔ مسودہ ایک یا ایک سے زائد مصنفین کی طرف سے پیش کیا جاسکتا ہے۔ جن حضرات کا مسودہ اشاعت کیلئے منتخب کیا جائے گا انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک خاص تقریب میں اپنے دست مبارک سے انعام عطا فرمائیں گے۔ حصہ لینے والے احباب وکالت تصنیف کو مطلع فرمائیں۔ کتاب کا مسودہ ۳۰ نومبر ۸۳ء تک وکالت ہذا کو پہنچ جانا چاہیئے۔

مزید تفصیلات کیلئے خاکسار سے رابطہ پیدا فرمائیں۔

(وکیل التصنیف تحریک جدید۔ ربوہ)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

درد اسی جوش اور اسی تضرع و ابتہال سے دعائیں کریں جس طرح کہ سیدنا حضرت اقدس علیہ السلام نے کیں۔ اس کے بغیر ہماری تبلیغی کوششیں بارآور نہیں ہوسکتیں۔ اصل دعا ہی کا حربہ ہے جو ہمیں کامیاب کرے گا۔ ہمارا یہ انتہائی اہم اور بنیادی فرض ہے کہ ہم دنیا میں اسلام کے غالب آنے کے لئے اس درد و کرب اور تضرع و ابتہال سے دعائیں کریں کہ کرتے چلے جائیں کہ آسمان پر ایک شور پڑ جائے اور اللہ تعالیٰ ہماری حالت زار پر رحم فرماتے ہوئے دوڑ کر ہماری طرف آئے اور ہمیں غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیاب کر دکھائے۔ اس حربہ کو کام میں لائے بغیر کامیابی کی امید عبث ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں یہ حربہ پورے جذبہ و جوش سے بروئے کار لانے کی توفیق دیتا چلا جائے اور ہماری دعاؤں کو پایۂ قبولیت جگہ دے کر اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کو منصۂ شہود پر لا کر ہمیں ہمارے زندگی کے واحد مقصد میں کامیابی سے ہمکنار کرے آمین

بیرون پاکستان کے احباب کی خدمت میں ضروری گزارش

اکثر احباب جو پاکستان سے باہر رہتے ہیں وہ اپنی رقوم بینک ڈرافٹ یا براہ راست بینک کے ذریعہ بھجواتے ہیں ان کی خدمت میں ضروری گزارش ہے کہ جب بھی کوئی رقم کسی بھی ذریعہ سے الفضل کو بھجوائیں تو ازراہ کرم اپنے مکمل پتہ کے ساتھ اس کی اطلاع دفتر الفضل کو بھی کر دیا کریں تاکہ جلد سے جلد تعمیل کی جاسکے ورنہ بصورت دیگر تاخیر ضرور ہو جائے گی۔

امید ہے کہ تمام احباب اس بارہ میں دفتر الفضل سے تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔ اس میں ان کا اپنا بھی فائدہ ہے اور ان کو جلد سے جلد اخبار ملنا شروع ہو جائے گا۔ اور خواہ مخواہ کی تاخیر نہیں ہوگی۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

تقریب سنگ بنیاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی فرمودہ خطبہ جمعہ ۱۸ مارچ ۱۹۸۳ء مطبوعہ ۷ جون ۱۹۸۳ء کی تعمیل میں مکرم مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب ۱۴۔ ایڈورڈ روڈ لاہور نے اپنے پلاٹ ۲-۳/۱۲ دارالیمن شرقی بالمقابل فیصل آباد سرگودھا روڈ پر ایک کمرہ ایک غسلخانہ مع دو عدد فلش لیٹرین محض للہ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کیلئے تعمیر کرانے کا آغاز کر دیا ہے۔ اس کمرے کا سنگ بنیاد محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت اور دیگر بزرگان سلسلہ نے مورخہ ۸ اگست ۱۹۸۳ء کو بعد نماز عصر رکھا۔ مولانا نے جو اینٹ رکھی اس پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دعا فرمائی تھی اور مکرم مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب کیطرف سے تحریری درخواست دعا پر اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا تھا

"الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ بے حد مبارک فرمائے"

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

علمی تحقیق کیلئے خدمات پیش کرنیوالے احباب توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک برائے علمی تحقیق (TRACKING AND MONITORING) کے سلسلہ میں اندرون ملک خدمات پیش کرنے والے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی ذاتی یا قریبی لائبریری میں موجود مستشرقین کی کتب کی فہرست وکالت تصنیف کو بھجوائیں تا مقامی طور پر کتب کی دستیابی کے پیش نظر احباب کے مطالعہ کیلئے مناسب کتب کا انتخاب کیا جاسکے۔

براہ کرم ایسے احباب جنہیں مطالعہ کیلئے منتخبہ کتب کے بارے میں وکالت تصنیف کی طرف سے اطلاع دی جاتی ہے خط موصول ہونے پر دفتر کو ضرور مطلع فرمایا کریں۔

علمی تحقیق کیلئے خدمات پیش کرنیوالے احباب کی خدمت میں یہ بھی گذارش ہے کہ جب وہ مرکز سلسلہ میں آئیں تو وکالت تصنیف میں بھی تشریف لانے کی کوشش کریں تا بالمشافہ ملاقات سے مفوضہ امور کے بارے میں باہم تبادلۂ خیالات کا موقع مل سکے۔

(نسیم سیفی وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

● مکرم ڈاکٹر راشد احمد صاحب ابن مکرم سیٹھ صادق احمد صاحب کے خسر مکرم محمد یونس صاحب آف میرپور خاص موٹر سائیکل پر جاتے ہوئے گر گئے تھے جس سے ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ لیاقت میڈیکل کالج ہسپتال حیدر آباد میں داخل ہیں۔

دعاؤں کی درخواست ہے۔

(مبارک احمد ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نواب شاہ)

● میرے دادا جان چوہدری احمد دین صاحب جیٹھہ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ مورخہ ۸۳/۸/۱۰ کو رات پیشاب کی حاجت کے لئے اٹھے اور گر کر کچھ چوٹیں آگئی ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے دادا جان کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

(خلیل احمد طاہر جیٹھہ گوٹھ مولوی عبدالسلام عمر لاکھا روڈ ضلع نواب شاہ)

● مکرم فرحت صاحبہ و سعیدہ ظفر صاحبہ نے اپنے والد محترم مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کے لئے کسی ایسے بھائی کے نام جو سچائی کی تڑپ رکھتے ہوں۔ ایک سال کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر دو خواتین کے والد محترم کو اپنے فضل سے اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

● خاکسار عنقریب دو ماہ کے لئے بیرون پاکستان جا رہا ہے۔ خاکسار کی طبیعت ایک عرصہ سے خراب چلی آرہی ہے۔ سفر طویل اختیار کر رہا ہے طبیعت میں گھبراہٹ ہے۔

(شیخ محمود احمد سعید فاضل واقف زندگی ربوہ)

● خاکسار کی چھوٹی بچی بوجہ ٹائیفائیڈ کافی بیمار ہے۔ اور منجھلی بچی بھی چند دنوں سے کافی بیمار ہے خاندان حضرت اقدس، بزرگان سلسلہ اور قارئین الفضل سے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے

(نذر محمد خان معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ (سندھ)

● برادرم عبدالرشید صاحب بٹ پاؤں میں شدید تکلیف ہونے کی وجہ سے چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔ نیز گھریلو حالات بھی بہت خراب ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچگان کو بھی دینی و دنیوی ترقیوں سے نوازے۔ آمین!

(نذیر احمد کارکن دفتر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والدِ محترم میر محمد الدین صاحب آف لویریوالہ کی یاد میں

ہمارے والد محترم میر محمد الدین آف لویریوالہ (حال ۳/۵ دارالبرکات ربوہ) مورخہ ۲۱ جولائی بروز جمعرات بوقت سوا گیارہ بجے قبل دوپہر اچانک قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! وفات کے وقت عمر تقریباً ۸۳ سال تھی۔

والد صاحب مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ نہایت غریب الطبع منکسر المزاج اور درویش طبیعت انسان تھے۔ تبلیغ کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ مرحوم کم و بیش چالیس سال تک ریلوے میں ملازم رہے۔ دوران ملازمت پاک و ہند کی بہت سی جگہوں پر تعیناتی ہوئی۔ جہاں جاتے تبلیغ میں مصروف رہتے۔ خدا کے فضل سے متعدد افراد کی حق شناسی کا ذریعہ بنے۔ اور خدا تعالیٰ کے اس فضل کا بار بار ذکر کرتے اور شکر ادا کرتے۔

مطالعہ کا انتہائی شوق تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ جاری رہتا۔ تاریخ اسلام اور سلسلہ کے لٹریچر سے واقفیت قابلِ رشک تھی۔ کتب کا اچھا خاصا ذخیرہ ہمارے لئے چھوڑا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ چونکہ تبلیغ کا شوق تھا۔ اس بنا پر مخالفین کے لٹریچر سے آگاہی تھی۔ ہر طبقہ کے مخالف کے اعتراض کا مسکت جواب دینے کی اہلیت خدا کے فضل سے موجود تھی۔

تلاوت قرآن کریم پر مداومت سے قائم تھے۔ فرض نمازوں کے علاوہ نوافل بھی کثرت سے ادا فرماتے۔ بلکہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا اکثر دیکھا کہ رات کو ذکر الٰہی اور دعاؤں میں مصروف ہیں۔ نظامِ خلافت کے ساتھ وابستگی کو سلامتیٔ ایمان کا ذریعہ سمجھتے اور اولاد کو ہمیشہ خلافت سلسلہ حقہ سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہتے۔

اولاد کی تعلیم و تربیت کا ہمیشہ خیال رکھا۔ انتہائی مالی مشکلات اور نامساعد حالات کے باوجود ہمیں اپنی استطاعت سے بڑھ کر تعلیم دلائی۔ اس سلسلہ میں ان کو بڑی قربانیاں کرنا پڑیں۔ آبائی گاؤں اور مکان وغیرہ چھوڑ کر ۱۹۶۵ء میں ربوہ منتقل ہو گئے تاکہ بچے مرکز کی برکتوں سے فیضیاب ہوں۔ ہم میں سے ایک بھائی کو سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کیا۔ چنانچہ ہمارے بھائی مکرم داؤد احمد صاحب منصور واقف زندگی آج کل مغربی افریقہ کے ملک غانا میں تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جب دو سال پہلے برادرم مکرم مولوی داؤد احمد صاحب منصور برائے اعلائے کلمہ اسلام پاکستان سے مغربی افریقہ روانہ ہوئے تو ان کو بڑی خوشی سے رخصت کیا۔ اس چیز کو بھی انعام الٰہی اور فضل ایزدی سمجھتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو بڑے فخر اور شکر سے بیان کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے ایک بچے کو تبلیغ اسلام کی سعادت بخشی ہے۔ اسی طرح ایک بھائی کو بڑے شوق اور اخلاص سے مدرسہ حفظِ قرآن میں داخل کروایا چنانچہ ہمارے ایک بھائی عزیزم مکرم حافظ مسعود اقبال احمد صاحب حافظِ قرآن بھی ہیں (اور فضل عمر باسکٹ بال کلب ربوہ کے ایک معروف کھلاڑی بھی)

مالی قربانیوں میں بھی حسب استطاعت حصہ لیتے رہے۔ چنانچہ تحریک جدید کے پانچ ہزار مجاہدین میں آپ کا نام شامل ہے۔ تقسیم پاک و ہند کے وقت حفاظت مرکز کے سلسلہ میں قادیان میں بھی خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ سلسلہ کے لئے بڑی غیرت رکھتے اور بڑی سے بڑی مخالفت کی کوئی پرواہ نہ کرتے ۱۹۷۴ء کے پرآشوب دور میں ربوہ سے اپنے گاؤں لویری والا چلے گئے کہ میں ان حالات میں جماعت احمدیہ لویری والا کے ساتھ حالات کا سامنا کرنا چاہتا ہوں۔ جماعت احمدیہ لویریوالہ نے بھی بڑی محبت اور اخلاص کا اظہار کیا چنانچہ آپ کی وفات کی اطلاع ہونے پر جماعت نے نماز جنازہ غائب کا اہتمام کیا اور کچھ احباب تعزیت کے لئے ربوہ بھی تشریف لائے۔

جزاہم اللہ احسن الجزاء

والد صاحب نے ایک بیوہ۔ ۶ لڑکے۔ تین لڑکیاں۔ متعدد نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ دو لڑکے اور ایک لڑکی غیر شادی شدہ ہیں۔ ہم سب بھائی خدا کے فضل سے برسرِ روزگار ہیں۔ مکرم میر ظفر اقبال احمد صاحب اسسٹنٹ چیف ڈرافٹسمین پاک ریلوے لاہور مکرم میر مبشر احمد صاحب اسسٹنٹ فورمین واہ کینٹ۔ مکرم مولوی میر داؤد احمد صاحب منصور مبشرِ اسلام معلم کماسی۔ غانا۔ خاکسار۔ عزیزم حافظ میر مسعود اقبال احمد صاحب پی۔ اور۔ ایف حویلیاں اور عزیزم میر محمود اقبال احمد صاحب گلیکسو فیکٹری لاہور۔

والد صاحب مرحوم اکثر تحدیث نعمت کے طور پر بیان کیا کرتے تھے کہ میں اپنے خاندان میں ہر پہلو سے سب سے پیچھے تھا (ہمارے کافی عزیز غیر احمدی ہیں) لیکن خدا تعالیٰ نے احمدیت سے وابستگی کی برکت سے میری اولاد کو دوسرے عزیزوں کے مقابلہ میں ہر پہلو سے نمایاں ترقی دی ہے۔ الحمد للہ!

بالآخر احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے۔ ہماری والدہ صاحبہ محترمہ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور ہم سب بہن بھائیوں کو دینی و دنیاوی نعمتوں سے نوازے۔ آمین!

(میر ایوب اقبال احمد۔ لیکچرر
گورنمنٹ کالج بھلوال)

توسیع اشاعت الفضل

درج ذیل احباب نے مستحقین کے نام روزانہ اخبار یا خطبہ نمبر جاری کرنے کیلئے رقوم ارسال کی ہیں:۔

۱۔	ناصر احمد صاحب۔ سیکرٹری مال	اسلام آباد	۱۳۵/- روپے
۲۔	سیکرٹری مال صاحب فیکٹری ایریا منجانب مولوی غلام احمد صاحب		۱۲۵/- "
۳۔	محمود احمد برمی	سٹلائیٹ ٹاؤن	راولپنڈی ۱۰۰/- "
۴۔	محمد نعیم صاحب	ایپلائز کالونی	ڈھرکی ۱۰۰/- "
۵۔	قاضی عبدالمتین	شیخوپورہ	۵۴/- "
۶۔	طاہرہ پروین بنت ملک محمد عبداللہ صاحب		ربوہ ۳۵/- "
۷۔	فرحت صاحبہ سعیدہ ظفر	دارالبرکات	ربوہ ۳۵/- "
۸۔	محمد رشید ارشد	نوشہرہ کینٹ	۲۰/- "
۹۔	سیکرٹری صاحب مال دارالعلوم وسطی	منجانب امۃ الحفیظ	۲۰/- "
۱۰۔	عبدالرشید صاحب	ربوہ	۲۰/- "
۱۱۔	مسٹر کیپٹن محمود ع/۱۴-۷	واہ کینٹ	۱۶/- "
۱۲۔	طاہرہ انور صاحبہ	ربوہ	۱۵/- "
۱۳۔	نسیم بشریٰ	فیکٹری ایریا	ربوہ ۱۰/- "
۱۴۔	فدا محمد صاحب	"	۱۰/- "

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کو اپنے افضال کا مورد بنائے ان کے نفوس و اموال میں برکت دے اور بیش از بیش خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین!

(مینیجر الفضل ربوہ)

دعائے مغفرت

● مکرم چوہدری مختار احمد صاحب مالک مختار رائس ملز خوشاب مورخہ ۳/۸/۸۳ بروز بدھ بوقت پونے چھ بجے شام دل کا دورہ پڑنے سے اچانک اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

چوہدری صاحب مرحوم بہت عرصہ تک جماعت احمدیہ خوشاب کے سیکرٹری امور عامہ رہے۔ بہت ملنسار۔ نیک طبع انسان تھے۔ سلسلہ کے فدائی اور مخلص خادم تھے۔ ۱۹۷۴ء میں جماعت پر ابتلا کا وقت آیا تو انہوں نے جماعت کی بہت خدمت کی۔

مورخہ ۴ اگست کو ان کے عزیز و اقارب میت ربوہ لائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نماز ظہر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی اور محترم نظام الدین صاحب مہمان مربی ضلع خوشاب نے قبر پر دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنی یادگار دو لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(میاں منظور احمد ابن چوہدری اقبال احمد۔ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

● مکرم مفتی عبدالرحیم صاحب مورخہ ۶ اگست بوقت دو بجے بعد دوپہر نشتر ہسپتال ملتان میں بوجہ درد گردہ وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحوم قصبہ روجہاں میں پیدا ہوئے اوائل عمر میں ہی احمدیت قبول کی۔ آپ نے اپنی یادگار ایک بیوہ کے علاوہ ۵ بیٹے اور ۴ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور انکے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(سلیم احمد۔ امیر جماعت احمدیہ ضلع رحیم یار خان)

گمشدہ نقدی

میرے دوست مکرم طاہر محمود صاحب آف قصور کے مبلغ چار صد روپے کہیں گر گئے ہیں اگر کسی دوست کو ملے ہوں تو براہ کرم درج ذیل پتہ پر پہنچا کر مشکور فرماویں۔ پہنچانے والے کو انعام بھی دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ!

(مقبول احمد خالد کارکن دفتر بیت المال (آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم عبدالرؤف صاحب لودھی انتقال کر گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

اسلام اور احمدیت کے فدائی خادم الفضل کے قلمی معاون اور ہمہ وقت دعوت الی اللہ میں مصروف رہنے والے بزرگ دوست محترم عبدالرؤف صاحب لودھی (زعیم انصار اللہ و سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ مظفر گڑھ شہر) پر مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۸۳ء اچانک دل کا حملہ ہوا انہیں فوری طور پر نشتر ہسپتال ملتان لے جایا گیا۔ جہاں اگلے روز ۱۷ اگست کو بوقت ۲½ بجے شام دوسرا شدید حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ اس طرح ایک خوش خلق و خوش مزاج، ہر ایک کا دوست، ہنس مکھ اور سب کا بہی خواہ و ہمدرد اکسٹھ سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

محترم ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب امیر ضلع مظفر گڑھ و مرحوم کی اہلیہ اور صاحبزادہ ان کا جنازہ لے کر ربوہ آئے۔ نماز جنازہ ازراہ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز ظہر پڑھائی اور لواحقین سے اظہار تعزیت فرمایا۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم چوہدری شبیر احمد وکیل المال اوّل نے دعا کروائی۔

محترم لودھی صاحب مرحوم شروع میں احراری تھے۔ بعد میں غیر مبائعین میں شامل ہوئے ازاں بعد احمدی ہو کر احمدیت کیلئے پرجوش جذبہ خدمت و قربانی میں آخر وقت تک ثابت قدم رہے۔ مرحوم ادارہ الفضل کے قلمی معاونین میں سے تھے نہایت اعلیٰ۔ برموقع اور کارآمد و مفید مضامین لکھا کرتے تھے۔ اعلیٰ قوت تحریر کے مالک تھے۔ آج کل ملازمت سے فارغ ہو کر مظفر گڑھ میں دن رات دعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دے رہے تھے۔

خداوند کریم اپنے فضل سے مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل بخشے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین!

(محمد اعظم اکسیر۔ مربی سلسلہ احمدیہ۔ مسجد احمدیہ باغبان پورہ گوجرانوالہ)

— بقیہ اخبار احمدیہ —

میں جماعت کے مشن اور مساجد قائم ہو جائیں گی حضور نے فرمایا کہ میں سنگاپور، فجی، آسٹریلیا اور سری لنکا کا دورہ کروں گا یہ دورہ قریباً سوا ماہ کا ہوگا۔

حضور نے فرمایا میری ربوہ سے عدم موجودگی میں قائمقام ناظر اعلیٰ مکرم صوفی غلام محمد صاحب ہوں گے۔ مگر یہ قائمقامی پورے اختیارات کے ساتھ ہے۔ اس کے علاوہ ربوہ میں امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ہوں گے۔ مسجد مبارک میں امام الصلوٰۃ مکرم صوفی غلام محمد صاحب، مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور حافظ مظفر احمد صاحب ہوں گے۔ خطبہ جمعہ دینا امیر مقامی کا حق ہے وہ خود یا امام الصلوٰۃ دوستوں میں سے کسی کو یا اور کسی کو خطبہ جمعہ دینے کے لیے کہہ سکتے ہیں۔

حضور نے خصوصی تلقین فرمائی کہ سفر کے دوران اہل ربوہ آپس میں پیار و محبت سے رہیں کسی قسم کی بات سے بھی اشتعال میں نہ آئیں۔ اور ہر قسم کی زیادتی کو (چاہے وہ ان کے نقطۂ نگاہ سے اندرونی طور پر ظاہر ہو (خدا نہ کرے کہ ایسا ہو) یا غیر جماعتی سمت سے ظاہر ہو) صبر اور حوصلے سے برداشت کریں۔ کیونکہ خلیفۂ وقت جب ربوہ سے باہر جاتا ہے تو اس کو ایک بڑی فکر دوسری باتوں کے علاوہ ربوہ کی بھی ہوتی ہے۔ اس لیے نفس امارہ پر قابو رکھیں اور سکون اور باہمی محبت و اخوت سے وقت گزاریں۔

● میری امی جان (اہلیہ محمد سعید صاحب انصاری استاذ الجامعہ) ایک لمبے عرصہ سے وجع المفاصل اور دیگر عوارض سے بیمار ہیں۔

اسی طرح میری بڑی خالہ (اہلیہ نذیر احمد صاحب عباسی لاہور) عارضہ قلب بیمار ہیں۔ قارئین الفضل سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ ان دونوں کی جلد کامل شفایابی کیلئے دردِ دل سے دعا کریں۔

(نور الصباح
۱۰۔ کوارٹرز تحریک جدید۔ ربوہ)

مکرم پروفیسر قریشی عبدالجلیل صادق صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ و مہتمم مجالس بیرون مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ابن قریشی عبدالغنی صاحب کی شادی ہمراہ مکرمہ امۃ الرشید طاہرہ صاحبہ ایم اے بنت خواجہ عبدالحمید صاحب دارالرحمت وسطی مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۸۳ء بخیر و خوبی انجام پائی۔ بارات مکرم قریشی عبدالجلیل صاحب کے گھر واقع دارالرحمت غربی سے ۵½ بجے شام مکرم خواجہ عبدالحمید صاحب کے گھر روانہ ہوئی۔ جہاں پر تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب نے نظم پڑھی اس کے بعد محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ اگلے روز ۱۸ جولائی کو مکرم قریشی عبدالجلیل صاحب کے گھر پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم محمود احمد صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نمائندگی میں شرکت کی اور دعا کروائی۔ دعوت ولیمہ میں مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے مہتممین اور دیگر اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔

اجباب کرام سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے کہ:

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدہ جات کی وصولی آئندہ چار سال میں ۲۸ فروری ۱۹۸۷ء تک مکمل کر لی جائے۔

اب وصولی کا دسواں مرحلہ جا رہا ہے اس مرحلہ کے اختتام سے قبل یعنی ۲۸ فروری ۱۹۸۴ء تک کل بقایا جات کا کم از کم ¼ حصہ وصول ہو جانا چاہیئے۔

امید ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کے عہدیداران اس ضمن میں اپنی کوششیں تیز سے تیز تر کر دیں گے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

تجاویز شوریٰ کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر ہے

ہمارا مرکزی سالانہ اجتماع خدا کے فضل سے ۲۸ تا ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع میں آئندہ سال کے لئے بجٹ اور ایجنڈا پیش ہوتا ہے۔ بجٹ اور ایجنڈا کے سلسلہ میں ہر مجلس کو حق حاصل ہے کہ اپنی تجاویز مرکز کو بھجوائے۔ تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر ہے اس لئے جملہ مجالس کے زعماء کرام سے گزارش ہے کہ تجاویز شوریٰ جلد بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

ربوہ میں بعض احباب کے پاس ایک سے زائد پلاٹس ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے کہ وہ زائد پلاٹس کو فروخت کر کے باقی ماندہ پلاٹ میں مکان تعمیر کریں۔ اس قسم کے احباب کی فہرست جو دفتر آبادی کے ریکارڈ سے تیار کی گئی ہے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے بعض احباب وفات پا چکے ہیں۔ ایسی صورت میں ورثاء کو چاہیئے کہ وہ دفتر آبادی کی طرف رجوع کریں نیز دفتر آبادی کے ریکارڈ میں بہت پرانے پتہ جات ہیں۔ لہٰذا متعلقہ احباب سے درخواست ہے کہ وہ موجودہ پتہ جات دفتر کمیٹی آبادی میں بھیجیں۔

(سیکرٹری کمیٹی آبادی)

طلبائے سابق جامعہ احمدیہ توجہ فرمائیں

طلبائے سابق جامعہ احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ ازراہ کرم فوری طور پر درج ذیل کوائف سے مطلع فرمائیں۔

نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ جامعہ احمدیہ سے کب فارغ ہوئے۔ جامعہ سے کون سی ڈگری حاصل کی۔ تعلیم۔ مستقل پتہ۔

نوٹ نمبر ۱:۔ مدرسہ احمدیہ، مبلغین کلاس جامعۃ المبشرین اور جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلباء "مجلس طلبائے سابق جامعہ احمدیہ" کے ممبران ہیں۔

نوٹ نمبر ۲:۔ اپنی دو عدد تصاویر بھی ہمراہ بھجوائیں۔

مجلس طلبائے سابق جامعہ احمدیہ کا سالانہ چندہ کم از کم دس روپے ہے اس سے زائد بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ ازراہ کرم چند جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری تجنید و مال مجلس طلبائے سابق جامعہ احمدیہ ربوہ)

مجلس انصار اللہ ضلع لاہور کا سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ ضلع لاہور کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۵ اور ۲۶ اگست ۱۹۸۳ء کو مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں منعقد ہوگا۔ اجتماع کا افتتاح شام ساڑھے سات بجے ہوگا۔ دوسرا اجلاس اگلے روز ہوگا۔ اور دوپہر تک ختم ہو جائے گا۔ اجتماع میں مرکز سے آئے ہوئے جید علمائے سلسلہ بھی خطاب فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔ انصار احباب سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کی درخواست ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ کا اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ کا اجتماع ۲۶ اگست کو منعقد ہوگا۔ مرکز سے علماء کرام کی شرکت متوقع ہے۔ خدام سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کی استدعا ہے۔

(قائد ضلع شیخوپورہ)